

ہو وہ ادلث ہم الکافرون حقاً کا مصداق بنایا جو اپنے نہ مانتے واسطے تمام عالم اسلام سے معاشرتی ازدواجی تعلقات قائم کرنا حرام سمجھتا ہو، اور جو لوگ اس "جرم انکار" میں باقی پاکستان سٹر جناح کو بھی مستحق جنازہ و دعائے سمجھتے ہوں، جو گروہ اپنے دائرہ میں اپنے پیروؤں کے لئے ایک مستقل دین، مذہب اور انفرادی و امتیازی خصوصیات اور تشخصات کا طلبگار رہا ہو۔ (ملاحظہ ہو مرزا قادیانی اور ان کے خلفاء وغیرہ کی تصانیف رسائل الفضل، آئینہ صداقت، کلمۃ الفضل وغیرہ، مرزائی لٹریچر) ستم بالا ستم مرزائیوں کے لاہوری ٹولہ پر ہے جو آج اس دایلا میں قادیانیوں کا ہمنوا ہے۔ اگر وہ صرف کلمہ کہنے کو اسلام کا سرٹیفیکیٹ سمجھتا ہے تو پھر وہ خود کس بنیاد پر قادیانیوں کو کافر قرار دیتا ہے اور قادیانی انہیں کیوں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

اس وقت مرزائیت کا فتنہ جس انداز میں مسلمانوں اور بقایا پاکستان کے لئے خطرہ کا لالہ بنا ہوا ہے۔ اس شجرہ خبیثہ کے پھولوں مستقبل میں جو خطرات پاکستان کو درپیش آ سکتے ہیں ہم اس پر بہت کچھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں بہت سے درون خانہ اسرار و رموز کا علم ہے۔ اگر خدا نے اس بے بس ملک پر خاص نگاہ کرم نہ فرمائی تو سازشوں کے شرکار ہونے کا خطرہ یقین سے بدل سکتا ہے۔ دفاعی نقطہ نظر سے ہم دن بدن ان لوگوں کے رہن سنت بنتے جا رہے ہیں جو عقیدہ تاجہاد کو حرام سمجھتے اور اس ملک کے باشندوں کو قطعی کافر سمجھتے ہیں۔ اقتصادیات میں ان کے عمل دخل کے نتیجہ میں ملک دو ٹکڑے ہوا۔ ایم ایم احمدی کی وجہ سے دونوں صوبوں کے درمیان نفرت کی غلیج بڑھتی رہی۔ معاشی لحاظ سے ملک دیوالیہ ہوا۔ سیاسی عیاریوں کی یہ حالت کہ ایک طرف استعماری اور سامراجی اغراض کی خاطر ہمیں کامن ویلتھ یورپ کی درپوزہ گری پر مجبور کر دیا گیا، ملک پر اربوں روپے کا بوجھ لدا جا چکا۔ دوسری طرف یعنی سفیر بذات خود ربوہ کی یا تہ کرنے جا رہا ہے، روس کا فرسٹ سیکرٹری خفیہ طور پر ربوہ جا چکا ہے خلیفہ سے خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں۔ مگر پریس میں نہ تو اس بارہ میں کوئی خبر سنائی جاتی ہے، نہ مرزائی اسے مصلحتاً ظاہر کرنے دیتے ہیں، جبکہ چین آزادی اور حریت کا دعویدار ہے اور ربوہ سامراجی اور یہودی سازشوں کا اڈہ۔ باخبر لوگ اس "اجتماع صدیقین" پر حیرت ہیں۔ کیا یہ سب کچھ زیر زمین کسی سازش کی غامضی نہیں کرتا۔ حکومت ان سب باتوں سے باخبر ہوگی مگر نوٹس تو کیا باہمی عہد و پیمان کا سلوک ہے کہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے ارکان مرزائیت کو کفر سے بچانے کے لئے اسمبلی میں ایڑی چوٹی کا زور دیکھا جاتا ہے۔ اور مرزائی کن کن طریقوں سے اس احسان کا صلہ چکائیں گے۔ اخبارات میں

آچکا ہے کہ لائل پور کے انتخاب میں میلیں پارٹی کے افضل زندھاوا کے حق میں بگس ووٹ بھگتانے کے لئے ربوہ سے بھاری تعداد میں عورتیں آئی تھیں۔ (جنگ یکم جون ۱۹۷۲ء) ان عورتوں کو ایک عورت کے مقابلہ میں پی پی پی کے نمائندہ سے دلچسپی تھی تو کیوں؟ یہ سب باقی قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہیں اور ملت مسلمہ کے شجرۂ خلوی کے لئے یہ آکاش بیل دن بدن خطرہ ہلاکت بنا جا رہا ہے ایسے حالات میں اگر اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل کھینچنے کے لئے آئین میں ”مسلم“ کی واضح حیثیت ظاہر کرانے پر زور دیا جائے تو آئینی کمیٹی اور پورے ہریانہ کو بجائے مخالفت کے اس ملک کے مفاد میں اس کا خیر مقدم کرنا چاہئے، مرزائیت اور اسلام کے الگ الگ تشخص آج کا مسئلہ نہیں ہمارے نقاد و بصیر متفکر علامہ اقبالؒ نے اس وقت بھی ان خطرات کو محسوس کر کے واضح طور پر مسلمان کی تعریف پر زور دیا تھا جبکہ اس کی ہلاکت آفرینی اس حد تک نہیں پہنچی تھی۔ علامہ اقبالؒ نے لکھا تھا کہ :

”اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جسکی حدود مقررہ ہیں۔ یعنی وحدت الوصیت

پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم کی ختم نبوت پر ایمان۔۔۔ دراصل یہ آخری

یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر

کے لئے فیصلہ کن ہے کہ کوئی فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ (حرف اقبالؒ)

اس جمل و تلبیس اور ملت کو امنطرابی کیفیت اور ارباب و نفاق کے خطرات سے نکلانے کا علاج بھی علامہ اقبالؒ نے ہی بتا دیا تھا کہ :

”میرے سامنے قادیانیوں کے لئے صرف دو راہیں ہیں۔ یا وہ بہانیوں کی تقلید کریں

یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں انکی

جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی

فوائد پہنچ سکیں۔“ (حرف اقبالؒ ص ۱۳)

یہ مفادات اسی سے وابستہ ہیں کہ مرزائیت اسلام کے لئے دام ہمرنگ زمین بن کر مارا آستین بن رہا ہے۔ پھر کیا وہ اپنے الگ تشخص اور کسی انفرادی امتیاز کو قبول کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب دینے میں علامہ اقبالؒ نے کتنی حقیقت بینی کا ثبوت دیا کہ :

”ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیا سے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں

کرنا چاہئے، باقی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی

اور اپنی جماعت کو تازہ کرتا رہا۔“ (حرف اقبالؒ ص ۱۳)

رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا بنیاد نام مسلمانوں کے قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ تمام دنیا کے اسلام کا فر ہے۔ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں زیادہ دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں مگر وہ ہندو کے مندروں میں پوجا نہیں کرتے جی ۱۳۴

اس علیحدگی اور مقاطعہ و متارکہ کے باوجود مرزائی ہم سے رواداری اور حسن ظن کی امید رکھتے ہیں۔ وہ تو ہمیں کافر سمجھیں مگر ادھر سے اسلام کی تعریف کا مطالبہ بھی تفرقہ انگیزی اور شہ پسندی ہوا ان دو طرفہ مفادات کی آخر وہ ملت مسلمہ سے کس بنیاد پر توقع رکھتی ہے۔ کیا اس وجہ سے کہ اس نے مسلمانوں کی آبروئے دنیا و دین متاع اولین و آخرین روح کائنات سرور عالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے ختم نبوت اور خلعت ختم المرسلین پر ڈاکہ ڈالا اور ملت مسلمہ کی غیرت ایمانی کو مجروح کیا۔ کیا کسی ملت کے قلعہ وحدت کو پاش پاش کرنے کی جرأت کا اتنی فاعلی سے ملے دیا جاسکتا ہے جسکی مرزائیت ہم سے طلبگار ہے اور کیا حصار اسلام میں بے دریغے نقب لگانے کے بعد بھی مرزائیت مسلمانوں کی کسی حکومت کی اتنی کرم فرمائوں کی مستحق ہو سکتی ہے کہ کہنے کو تو بہت کچھ ہے مگر اپنے بعض کرم فرماؤں کی آزدہ دلی کو ملحوظ رکھتے ہوئے آج کی یہ تقریب اقبال ہی کے الفاظ پر ختم کر کے دوسری فرصت پر اٹھانا چاہتے ہیں۔

”میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گذرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ اس قابل نہیں کہ پورے جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبے کا انتظار نہ کیا اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبے کا کیوں انتظار کر رہی ہے۔“

مماز قانون دان بروہی صاحب نے پشتادری کی ایک تقریب میں علماء کے حق قانون سازی کے بارہ میں جس دل آزار انداز میں علماء پر تنقید کی اس کا تذکرہ کم ہے اگر علماء کو قرآن و حدیث